

نیت کی فضیلت و اہمیت

دینِ اسلام نے ہر جائز کام سے پہلے اچھی نیتیں کرنے کے فضائل بیان فرمائیں ہیں تاکہ ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر کے اس کا ثواب حاصل کیا جائے۔ نیت اگر اچھی ہو تو اس کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں مگر جہاں نیت ہی خراب ہے تو پھر بظاہر نیک نظر آنے والے عمل پر بھی ثواب حاصل ہونا تو کجا اس پر گناہ کا وبال ہوتا ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: إِنَّمَا الأَعمَالُ بِالنِّيَّاتِ وإِنَّما لِكُلِّ امرِئٍ ما نَوَى یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ (بخاری، ص:۱۹۱، الحدیث:۱)

امام ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہ علیہ (ت:۷۹۵ھ) فرماتے ہیں: اعمال کا اچھا یا بُرا ہونا نیت کے اچھی یا بُری ہونے پر موقوف ہے، اور حدیث کا دوسرا حصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کسی کام کی اچھی نیت ہو تو عمل کرنے والے کو ثواب حاصل ہو گا اور اگر نیت فاسد ہو تو اس پر بُری نیت کا عذاب ہو گا، کبھی نیت مباح ہوتی ہے اس پر نہ ثواب ملتا ہے نہ عذاب۔ (جامع العلوم والحکم، ص:۳۶، دار ابن کثیر)

علامہ محمد شریف کوٹلوی رحمۃُ اللہ علیہ (ت:۱۹۵۱ء) لکھتے ہیں: اس حدیث میں بڑا علم ہے۔ امام شافعی و احمد رحمۃُ اللہِ علیہما نے اس حدیث کو ثلث اسلام یا ثلث علم فرمایا ہے۔ (امام) بیہقی نے اس کی توجیہ یہ فرمائی ہے کہ علم یا دل سے ہوتا ہے یا زبان سے یا بقیہ اعضاء سے اور نیت عمل دل کا ہے۔ اس لیے یہ حدیث علم کا تیسرا حصہ ہوئی۔ ایک کام میں متعدّد نیتیں کرنے سے ہر ایک نیت پر ثواب ملتا ہے۔

(اربعینِ حنفیہ، ص:۱۷،۱۶، مکتبۃ المدینہ)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیت ارادۂ عمل کو بھی کہتے ہیں اور اخلاص کو بھی یعنی اللہ رسول کو راضی کرنے کا ارادہ، یہاں دوسرے معنی میں ہے یعنی اعمال کا ثواب اخلاص سے ہے، کوئی عمل اخلاص کے بغیر ثواب کا باعث نہیں، خواہ عبادات محصہ ہوں جیسے نماز، روزہ وغیرہ یا عبادات غیر مقصودہ جیسے وضو، غسل، کپڑا، جگہ، بدن کا پاک کرنا وغیرہ کہ ان پر ثواب اخلاص سے ہی ملے گا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اخلاص اور نیت خیر ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بغیر عبادات محض عادتیں بن جاتی ہیں، اور اس کی برکت سے کفر شکر بن جاتا ہے، اور گناہ و معصیت اطاعت۔ (مرآۃالمناجیح، 1/16، نعیمی کتب خانہ)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ کوئی بھی کام کرنا ہو اس سے پہلے اچھی نیت کریں کہ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ثواب بھی زیادہ ہو گا، مثلاً ہمیں پانی پینا ہے بغیر نیت کے پانی پینے پر کوئی ثواب نہیں ملے گا، ہاں یہ نیت کرلیں کہ ☆بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا ☆روشنی میں دیکھ کر ☆ تین سانس میں ☆چوس چوس کر پیوں گا ☆ پینے کے بعد الحمد للہ کہوں گا، تو اب ان نیتوں کی بنا پر ہمیں ثواب بھی زیادہ حاصل ہو گا۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ (ت: ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں: بیشک جو علمِ نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لیے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے، مثلاً جب نماز کے لیے مسجد کو چلا اور صرف یہی قصد ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بیشک اُس کا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے اور دُوسرے پر گناہ محو کریں گے مگر عالمِ نیت اس ایک ہی فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے الخ۔۔۔ پھر اس کے بعد نماز کے لیے مسجد جانے کی 40 نیتیں بیان فرمائی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/673)

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہت سے چھوٹے کام نیت سے بڑے ہو جاتے ہیں اور کئی بڑے عمل محض نیت سے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (جامع العلوم والحکم، ص: ۳۶، دار ابن کثیر)

امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: ہمارے ہزاروں اچھے کام، ثواب کی نیت نہ کرنے کی وجہ سے محض مباح ہوتے ہیں (یعنی وہ کار ثواب نہیں بنتے)۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۵ جمادی الاخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۴)